شیطان ازل سے انسان کا دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا لیکن خدا تعالیٰ کے خالص بندوں پر غالب نہیں آئے گا

مخفی گناہ دراصل ظاہر گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں

شیطان جھوٹ، ظلم، بے حیائی، ریاء اور تکبر جبکہ خدا تعالیٰ صبر، اخلاص، ایمان اور فلاح کی طرف دعوت دیتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 مارچ 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور آیت 22 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ شیطان ازل سے انسان کا دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ شیطان انسانوں کو نیکیوں سے دور کرتا اور برائیوں کے قریب کرتا ہے۔ شیطان نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ میں انسانوں کو بہکاؤں گا اور ان پر ہر راستے سے حملہ کروں گا سوائے وہ جو تیرے حقیقی خالص بندے ہیں، ان پر میرا کوئی حملہ اور مکر کارگر نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ جو تیرے پیچھے چلنے والے ہوں گے انہیں میں جہنم میں ڈالوں گا۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسلین کے ذریعے سے انسانوں کو نیکیوں کے راستے اصلاح کے طریق اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے ذریعے بھی بتائے اور یہ بھی واضح کیا کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ فرمایا کہ مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تسلی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع ہے، سننے والا ہے، اس کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ اور مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے جھکو تو وہ خدا جو علیم بھی ہے جب دیکھے گا کہ میرا بندہ خالص ہو کر مجھے پکار رہا ہے تو پھر خدا ایسے مومن کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس سے وہ شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا، نیکیوں کے معیار بلند کرنے اور برائیوں سے بچنے کی اس میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بننے کیلئے مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک نسخہ بتایا ہے کہ فحشاء اور منکر سے یعنی ہر ایسی بات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ جب انسان فحشاء اور منکر سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا تزکیہ کرے گی اور ایسے پاکوں کے پاس پھر شیطان نہیں آتے۔ شیطان انسان پر ایک دم نہیں بلکہ آہستہ آہستہ حملہ کرتا ہے، چھوٹی سی برائی انسان کے دل میں ڈال کر یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس چھوٹی سی برائی سے کیا فرق پڑتا ہے، یہ کون سا بڑا گناہ ہے۔ فرمایا کہ یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بڑے گناہوں کی تحریک کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ کوئی بھی برائی جو معاشرے کا امن و سکون برباد کرے وہ بڑی برائی بن جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کے اندر نیکی اور بدی کرنے کی دونوں قوتیں موجود ہیں اور ان قوتوں کے پیدا کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا انسان اپنے نیک اعمال سے اجر پانے کا مستحق ٹھہر سکے۔ شیطان جھوٹ، ظلم، بے حیائی، ریاء اور تکبر کی طرف دعوت دیتا ہے اور اس کے مقابل پر اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان اور فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔ انسان دونوں تجاذب اور کشش میں پڑا ہوا ہے۔ پس جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی فطرت رشید، سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور خدا ہی میں اپنی راحت، تسلی اور اطمینان کو پاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہر چیز کیلئے نشانات ہوتے ہیں، جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایمان کے نشانات ہیں۔ یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدس، کبریائی، قدرت اور سب سے بڑھ کر لا الہ الا اللہ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔ اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی اور وہ روحانی زندگی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان پھر اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تکبر نہ ہو، گناہوں کا اقرار ہو، خدا تعالیٰ سے انسان مغفرت چاہے تو بخشا جاتا ہے لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ پس تکبر سے بچو۔ دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہئے۔ اس سے بہت ساری برائیوں سے انسان بچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو لوگ بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں وہ دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں اور شیطان ان پر اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ وہ گروہ حزب اللہ کہلاتا ہے جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ انسان کو ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے کہ اس نے نجات پائی جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا۔ لیکن جب تک کل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیہ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ پھر سچا مومن اور معتقد وہ ہوتا ہے جو مرسلوں کا مظہر بنے۔ پس یاد رکھو اس زمانے میں بھی جب تک وہ محویت اور اطاعت نہ ہوگی، مریدوں اور معتقدوں میں داخل ہونے کا دعویٰ درست نہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا عبد بننے، تمام فحشاء اور منکر سے بچنے، ہر قسم کے تکبر سے بچنے اور اپنے نفس کا تزکیہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین